محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لتغضن ابصارکم ولتحفظن فروجکم اولیکسفن اللہ وجوھکم۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو تم اپنی نظروں کو نیچی رکھوگے اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کروگے یا اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو تبدیل کر دے گا۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام کا قول ہے:

النظرۃ تزرع فی القلب الشھوۃ وکفی بھا خطیئۃ۔

نظربازی دل میں شہوت کا بیج بو دیتی ہے اور یہ گناہ بہت ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

من اطلق طرفہ کثر اسفہ

جس نے اپنی نظر کو آوارہ چھوڑ دیا۔ اس نے اپنے لیے بہت زیادہ تاسف اور افسوس جمع کر لیا۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب الداء والدواء میں لکھتے ہیں، نظر شہوت کا ایلچی ہے۔ اس کی حفاظت کرنا شرم گاہ کی حفاظت کرنا ہے، جس نے اپنی نظر کے حدود کو وسیع کر دیا، اس نے اپنے آپ کو ہلاکت کی وادی میں داخل کر لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے، آپ نے صحابہ سے فرمایا:

ایاکم والجلوس علی الطرقات، قالوا یارسول اللہ مجالسنا مالنا منھابد۔ قال فان کنتم لابد فاعلین فاعطوا الطریق حقہ۔ قالوا وما حقہ۔ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام۔

لوگوں کی گزرگاہوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ، وہ ہمارے بیٹھنے کی جگہیں ہیں، ہم ان کو کس طرح چھوڑ سکتے ہیں؟ فرمایا اگر تم ضرور ہی بیٹھنا چاہتے ہو تو راستے کو اس کا حق ادا کرو۔ عرض کیا، اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا نظر نیچی رکھنا۔ کسی کو تکلیف پہنچانے سے بچنا اور سلام کا جواب دینا۔

نظر کو ادھر اُدھر گھماتے رہنے کے سلسلے میں حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ الداء والدواء میں فرماتے ہیں:

"نظر ایک بہت بڑا حادثہ ہے جس سے انسان دوچار ہوتا ہے۔ نظر خطرہ پیدا کرتی ہے، خطرہ اس کے بارے میں سوچ بچار کی دعوت دیتا ہے۔ سوچ بچار شہوت کے جراثیم پیدا کرتی ہے، شہوت ارادے کے قالب میں ڈھلتی ہے۔ ارادہ قوت و طاقت حاصل کرتا ہے اور اس میں عزم و جزم پیدا ہوتا ہے اور بالآخر ایسے فعل تک نوبت جا پہنچتی ہے جو رُک نہ سکا اور اس کے لیے اسباب فراہم ہوتے چلے گئے۔

شیخ محمد السفارینی حنبلی اپنی کتاب غذاء الالباب شرح منظومۃ الآداب میں غضِ بصر کے مندرجہ ذیل فوائد بیان کرتے ہیں:

غضِ بصر کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ دل حسرت و ہوس سے پاک رہتا ہے۔ جو شخص نظر کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دے اس کی حسرتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے، لہٰذا قلب و ضمیر کے لیے سب سے زیادہ مضرت رساں یہی آوارگیٔ نظر ہے۔ جب یہ جادۂ اعتدال سے ہٹ جائے تو انسانی ذہن میں ایسی چیزوں کی خواہش پیدا کرتی ہے، جن تک رسائی بھی ناممکن ہے اور ان سے اغماض بھی مشکل ہے۔ کیونکہ نظر و بصر کی بے احتیاطی خواہشات کی ایک حد مقرر کر دیتی ہے۔ اب اس سے پیچھے ہٹنا آسان نہیں ہوتا۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر اقلیم قلب کو نور اور روشنی کی نعمت عطا کرتی ہے، جس سے آنکھ، چہرہ اور جوارح ہر آن متغیر ہوتے رہتے ہیں۔ نظر کی بے احتیاطی اگر انسان کو ظلمت و مصیبت میں مبتلا کر دیتی ہے اور اس سے امن و سکون کی نعمت چھین لیتی ہے تو حفاظت نظر اس کو اطمینانِ قلب کے سامان بہم پہنچاتی ہے۔

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ روضۃ المحبین و نزہۃ المشتاقین میں اس پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ نے قل للمومنین یغضوا من ابصارھم کے بعد اللہ نور السموٰت والارض - اسی لیے فرمایا ہے کہ پہلے غضِ بصر ہو تو اللہ تعالیٰ کا نور انسان کو اپنے احاطہ میں لے لیتا ہے۔

بعض روایات میں یہ الفاظ بھی ہیں :

فمن غض بصرہ عن محاسن امرأۃ اورث اللہ قلبہ نوراً -

جو شخص غیر عورت کے محاسن سے اپنی نظر کو بچائے رکھے ، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور کا خزانہ عطا کر دیتا ہے۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر انسان کی فراست کو صحت و توانائی کی دولت بخشتی ہے کیونکہ یہ بھی نور اور اس کا بہترین ثمرہ ہے ، جب دل کی دنیا نورِ ایمان سے بھر جائے تو فراست میں توانائی آجاتی ہے ، اس لیے کہ دل شفاف آئینہ کی مانند ہے اور اس میں اسی قسم کی چیز دکھائی دیتی ہے ، جس طرح کی دراصل وہ ہوتی ہے ۔ نظر بازی ایک قسم کا بدنما داغ ہے ۔ جب انسان نظر کو آزاد چھوڑ دے تو اس کے آئینہ دل میں دھبے پڑ جاتے ہیں اور اس کی روشنی آہستہ آہستہ مٹ جاتی ہے ۔

شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ، جس نے اپنے ظاہر کو اتباعِ سنت پر لگا دیا ، باطن کی اصلاح کا ذمہ اٹھا لیا ۔ حرام چیزیں دیکھنے سے نظر کو محفوظ رکھا ۔ اپنے آپ کو خواہشات سے دور رکھا اور اکلِ حلال کی پابندی کی ، اس کی قوتِ فراست میں اضافہ ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اسی قسم کا بدلہ دیتا ہے جیسا کہ وہ عمل کرتا ہے ۔ جو شخص حرام چیزوں سے نظر کو بچائے رکھے ، اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے لیے نورِ بصیرت عام کر دیتا ہے ۔ یہ تو بدلہ ہے ۔ جیسا عمل کروگے ویسا ہی اس کا نتیجہ پاؤگے ۔

چوتھا فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر انسان کے لیے علم کے دروازے کھول دیتی اور اسے نیکی کی راہ پر لگا دیتی ہے اور اس کے اسباب نہایت آسانی سے مہیا ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس کی

بنیادی وجہ نورِ قلب ہے۔ قلب جب منور ہوتا ہے تو معلومات کے خزانے منکشف ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو شخص اپنی نظر کو آوارہ کر دے، اس پر علم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اس کا آئینۂ قلب مکدر ہو جاتا ہے، اس کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے اور حکمت و معرفت کے باب مسدود ہو جاتے ہیں۔

پانچواں فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر سے دل میں قوت و ثبات اور شجاعت و بسالت کے جوہر پیدا ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو فہم و بصیرت کی دولت عطا کر دیتا ہے۔ ایک اثر ہے کہ جو شخص اپنی خواہشات کی خلاف ورزی کرتا ہے شیطان اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنی خواہشات کے تابع ہو، اس کے دل میں ضعف و مداہنت اور بعض خطرناک لغزشیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مگر وہ شخص بہت ہی خوش قسمت ہے جس نے اپنے آپ کو قابو میں رکھا اور ہوائے نفس کی اتباع سے گریز کیا۔ جو شخص اپنے اللہ کی رضا کو ہوائے نفس پر ترجیح دیتا ہے، اس نے گویا اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا اور وہ تقویٰ کے مضبوط قلعے میں داخل ہو گیا۔

چھٹا فائدہ یہ ہے کہ اس سے دل کو سرور اور فرحت کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور یہ بات درحقیقت نظر بازی سے بہت ہی زیادہ مسرت افزا ہے۔ اس سے ناروا افکار پیدا کرنے والا دشمن مغلوب ہوتا، ہوس و شہوت کا زور ٹوٹتا اور نفس پر غلبہ و تفوق حاصل ہوتا ہے۔ جب انسان حصولِ لذتِ نفس اور جذبۂ شہوت کو اللہ کے ڈر کی وجہ سے روک لے، تو اس کو اللہ تعالیٰ ایسی مسرت قلبی اور لذتِ روحانی سے نوازتا ہے جو بے حد مفید اور خوش کن ہے۔ جو شخص غلط خواہشات کی مخالفت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلے میں بہتر خوشی، عمدہ سرور اور لذت عطا کرتا ہے اور یہیں سے عقل اور خواہش کی راہیں الگ الگ ہوتی ہیں۔ عقلِ سلیم کی رہنمائی نجات کا ذریعہ ہے اور خواہشاتِ نفس کی اتباع نکبت و ذلت کا باعث بنتی ہے۔

ساتواں فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر دل کو حرص و آز کی زنجیروں سے آزاد کر دیتی ہے۔ شہوت اور حرص و ہوس سے زیادہ اور کوئی شے انسان کے لیے مضرت رساں نہیں ہے۔

آٹھواں فائدہ یہ ہے کہ اس سے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ نظر بازی انسان کو شہوت پر اُبھارتی اور خیالات کو غلط سمتوں کی طرف لے جاتی ہے اور اگر اس سے پرہیز کیا جائے تو اس سے کامیابی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ انسان کا دامن حیرت انگیز طور پر روحانی دولت سے بھر جاتا ہے، اس کے لیے اچھی اور بری چیزیں بالکل واضح ہو جاتی ہیں۔

نواں فائدہ یہ ہے کہ اس سے عقل کو قوت و ثبات اور مضبوطی حاصل ہوتی ہے اور نظر کی آوارگی عقل و خرد کی محرومی کا باعث بنتی ہے۔ عقل کا خاصہ یہ ہے کہ وہ انجام و عواقب کو سامنے رکھتی ہے لیکن ہوس و شہوت کے بطن سے بے وقوفی اور نادانی جنم لیتی ہے۔

دسواں فائدہ یہ ہے کہ غضِ بصر دل کو شہوت کی مدہوشیوں اور غفلت کے پردوں سے نجات دلاتی ہے اور آوارگیٔ نظر انسان کو اللہ کی یاد سے غافل اور آخرت کے خیال سے بے پرواہ کر دیتی ہے۔ اس سے عقل کم فہمی کی دبیز تہوں کے نیچے آجاتی ہے اور سنجیدہ غور و فکر کی راہیں انسان کے لیے مسدود ہو جاتی ہیں۔ اسے یہ توفیق ہی نہیں ملتی کہ برائی کے غلط نتائج پر غور کر سکے اور نیکی کے خوش کن لمحات سے فکر و نظر کو بہلا سکے۔ اس کے سوچنے کے زاویے محدود ہو جاتے ہیں اور عقل و ہوش کا میدان اس کے لیے سمٹ جاتا ہے۔ وہ اتنا اندھا اور ناعاقبت اندیش ہو جاتا ہے کہ فائدے کو نقصان اور نقصان کو فائدہ سمجھنے لگتا ہے اور یہی چیز اس کی ہلاکت کا باعث بنتی ہے۔